

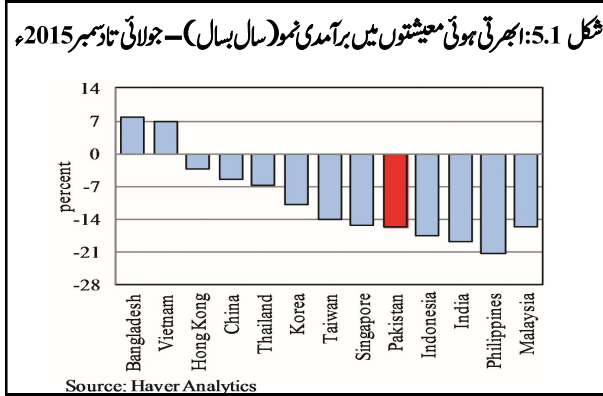
5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

پاکستان کی ادا کیلیوں کے توازن کو بہتر بنانے میں اجناس کے عالمی نرخوں کی تخفیف نے اپنا نمایاں کردار مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی جاری رکھا۔ آخر دسمبر تک تیل کی قیمتیں 12 سال کی پست ترین سطح تک پہنچ گئیں جس سے ملک کے درآمدی بل میں مزید کٹوتی ہوئی (جدول 5.1)۔ اگرچہ برآمدات میں تیزی سے کمی نے زیادہ تر فوائد کو زائل کر دیا تاہم مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے میں مجموعی خسارہ پچھلے سال کی اسی مدت کی سطح سے خاصا نیچے تھا۔ چونکہ بیرونی سرمایہ کاریاں کم رہیں اس لیے اس خسارے کی مالکاری زیادہ تر عالمی مالی اداروں کے قرضہ جات اور کمرشل قرضوں سے کی گئی جو وافر مقدار میں دستیاب تھے۔ چنانچہ ملک کے ذخائر بڑھتے رہے اور اسٹیٹ بینک کے خالص بین الاقوامی ذخائر مقررہ راہ پر گامزن رہے۔

جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی کھاتے کا خلاصہ						
ملین امریکی ڈالر						
پہلی سرمایہ، پہلی سرمایہ، دوسری سرمایہ، دوسری سرمایہ، پہلی ششماہی، پہلی ششماہی،	میں 15ء	میں 16ء	میں 15ء	میں 16ء	میں 15ء	میں 16ء
جاری کھاتے کی رقم	-1,631	-351	-832	-1,074	-2,463	-1,426
تجارتی توازن	-6,054	-4,700	-3,884	-4,541	-9,938	-9,241
برآمدی وصولیاں	5,959	5,321	6,205	5,497	12,164	10,818
درآمدی ادائیگیاں	12,013	10,021	10,089	10,038	22,102	20,059
تیل کے درآمدی اخراجات	4,476	2,582	3,122	1,882	7,598	4,464
خدمات کا توازن	-658	-177	-833	-836	-1,491	-1,013
کارکنوں کی ترسیلات	4,775	4,967	4,387	4,769	9,162	9,736
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	201	248	410	376	611	624
پاکستان میں جزو دانی سرمایہ کاری	133	390	991	-152	1,124	238
یورپا بنڈ / ویکو	0	500	1,000	0	1,000	500
زرمبادلہ قرضے (خالص)	431	632	912	1,958	1,342	2,590
زرمبادلہ کے ذخائر (اختتام عرصہ)	13,511	20,075	15,268	20,812	15,268	20,812
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

یہ بہتری خوش آئند تو ہے مگر زیادہ تسلی بخش نہیں۔ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی طرح عالمی معیشت کے نئے معمولات کے ساتھ خطرات بھی بڑھے ہیں: سست معاشی بحالی، تیل کی منڈی میں ساختی تبدیلیاں جنہوں نے اضافی رسد پیدا کی، ترقی یافتہ معیشتوں میں مہنگائی کی کم شرحیں اور چین



میں سست روی اور امریکہ میں پالیسی کی تبدیلی کی بنا پر ایکویٹی اور کرنسی کی عالمی منڈیوں میں خدشات¹۔ ہجرتی ہوئی اہم منڈیوں میں حال ہی میں برآمدات کم ہوئی ہیں، ترسیلات زر سست ہو رہی ہیں اور سرحد پار سرمایہ کاری محدود ہے۔ پاکستان پر بھی یہ اثرات پڑ رہے ہیں۔

پریشان کن امر یہ ہے کہ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستان کی برآمدات کا زوال مسلسل

چوتھی سہ ماہی میں داخل ہو گیا۔² اس دوران ملکی طلب متحرک رہی اور نان آئل درآمدات مستحکم ہوتی رہیں۔ خاص طور پر ملک میں جاری تعمیراتی سرگرمیوں کی بنا پر مشینری، فولاد اور دیگر خام مال کی درآمدزیاں زیادہ رہی۔ چونکہ ترسیلات زر کی نمو اتنی رفتار سے نہ ہو سکی کہ اس بڑھتے ہوئے عدم توازن کو ختم کر سکے اس لیے دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ پہلی سہ ماہی میں کم ہونے کے بعد دوسری سہ ماہی میں 29.1 فیصد سال بسال بڑھ گیا (سیکشن 5.2)۔

لہذا عملاً بیرونی حالات نے پاکستان کے لیے منفی اثرات پیدا کرنا شروع کر دیے ہیں۔³ اس سے بنیادی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان ان ممالک کی صف میں شامل ہونے سے قاصر ہے جو اپنی مسابقت بڑھا کر، اور ریاستی اصلاحات متعارف کر کے اور ان پر عملدرآمد کر کے عالمی کساد بازاری کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہے۔

ہنگلہ دیش اور ویت نام نے مئی 16ء کی پہلی ششماہی میں قابل رشک برآمدی کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جب سب سے بڑی منڈیوں - امریکہ اور یورپی یونین - کی طرف سے درآمدی طلب کم تھی (شکل 5.1)۔⁴ یہاں یہ بات یاد رہے کہ ہجرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدات کی کمی کا بڑا حصہ اجناس پر انحصار کرنے والی مصنوعات میں مرکوز ہے کیونکہ کم قیمتیں ڈالر کی شکل میں کم آمدنی پر منتج ہوئیں۔ تاہم جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے برآمدی کمی وسیع البتہ ناقص اور زیادہ تر کم مقداروں کی بنا پر ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اضافی پیداواری لاگت اور مصنوعاتی گہرائی کا فقدان اپنے منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔

1 تخمینہ ہے کہ 2015ء میں عالمی معیشت کی نمو 3.1 فیصد ہوئی ہے جبکہ 2014ء میں 3.4 فیصد ہوئی تھی۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں نمو ٹھوڑی سی بڑھی ہے لیکن ہجرتی ہوئی منڈی کی معیشتوں کی نمو میں بھاری کمی کی وجہ سے اس کا اثر زائل ہو گیا۔ خاص طور پر چین میں 2015ء کے دوران 25 سالہ مدت کی پست ترین نمو 6.9 ریکارڈ کی گئی۔ ماخذ: آئی ایم ایف ورلڈ اکنامک آؤٹ لک (جنوری 2016ء اپ ڈیٹ)۔

2 مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستان کی برآمدات میں کمی 14.6 فیصد سال بسال تک پہنچ گئی جبکہ مئی 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 14.3 فیصد اور مئی 15ء کی تیسری سہ ماہی میں 9.2 فیصد تھی (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

3 ساتھ ہی ساتھ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ساختی اصلاحات کا موجودہ پروگرام اور چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت ہونے والے متوقع سرگرمیاں پاکستان کے بیرونی شعبے کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کریں گی۔

4 جولائی تا دسمبر 2015ء کے دوران امریکہ اور یورپی یونین کی مجموعی درآمدات میں بالترتیب 5.5 اور 13.9 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (ماخذ: یوروسٹیٹ اور آئی ٹی سی)۔

اسی طرح یقیناً خارجی حالات نے بیرونی سرمایہ کاری کو دور رکھنے میں کردار ادا کیا مگر ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ عالمی سرمایہ کاریوں کی آمد رکھنے سے پہلے ہی یہ رقوم کم ہو رہی تھیں۔⁵ ملک میں پالیسی کے مسائل، امن وامان کے حالات اور توانائی کی قلت کے علاوہ تیل اور گیس کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا ارتکا ز بھی ایک اہم سبب تھا: خام تیل کی قیمتوں میں ڈرامائی کمی نے ملک میں سرگرم تیل اور گیس کی کثیر القومی کمپنیوں کی جانب سے دوبارہ سرمایہ کاری کے عمل کو محدود کر دیا۔⁶ مزید یہ کہ اس شعبے میں کم نفع یابی نے کے ایس ای 100 اشاریے پر مزید منفی اثر ڈالا جو پہلے ہی معروف بروکروں کے خلاف کارروائیوں کے اندیشوں کی بنا پر دباؤ میں تھا۔ س 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران کے ایس ای سے بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے 240.7 ملین ڈالر نکالے جانے سے اس اشاریے کے گرنے میں مزید تیزی آ گئی۔⁷

دریں حالات چین پاکستان اقتصادی راہداری میں رجائیت کا پہلو نظر آتا ہے۔ یہ سرمایہ کاریاں پروگرام کی تمام مدت کے دوران زیر مبادلہ کی آمد کا ایک مستحکم ذریعہ ہونے کے علاوہ صنعتی شعبے کے لیے بڑی رسدی رکاوٹیں (بجلی اور انفراسٹرکچر) دور کرنے میں بھی مدد دیں گی اور کاروبار کرنے کی لاگت میں کمی لانے میں بھی کردار ادا کر سکتی ہیں۔

بہر کیف، ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو معیشت کے دیگر شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مزید بہت رقوم درکار ہیں۔ جب تک ہم برآمدی شعبوں میں مزید سرمایہ کاری لانے میں کامیاب نہیں ہوں گے تب تک ساختی عدم توازن سے نمٹا نہیں جاسکے گا۔ اس مقصد کے لیے ایک موثر صنعتی و تجارتی پالیسی کی تشکیل اور نفاذ لازمی ہے جو نہ صرف پاکستان کے برآمدی سامان میں تنوع لائے بلکہ ان ممالک میں بھی اضافہ کرے جہاں پاکستانی برآمدات جاتی ہیں۔ یہ بھی از حد ضروری ہے کہ موجودہ ایف ٹی ایز کے تحت پاکستان کے تجارتی توازن کو احتیاط سے جانچا جائے اور نئے معاہدے طے کرنے میں محتاط انداز اختیار کیا جائے۔ خاص طور پر پاکستان کو ایسے معاہدوں کے تحت ملک میں پست ٹیکنالوجی کی اور غیر پیداواری اشیا کی آمد کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔

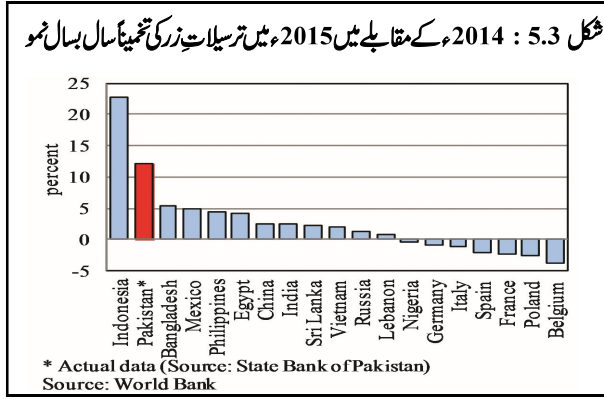
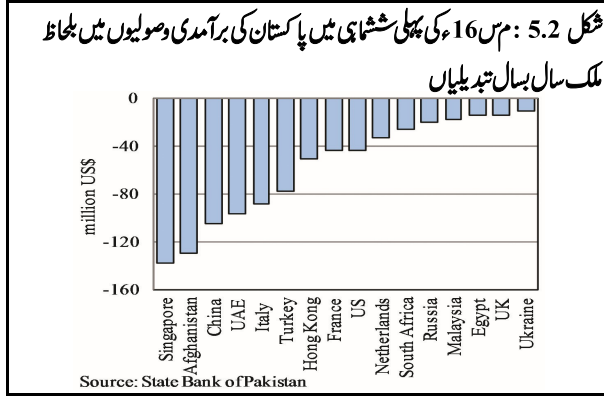
5.2 جاری حسابات: تیل کے کم درآمدی بل کے فوائد گرتی ہوئی برآمدات سے زائل ہو گئے

تیل کی کم قیمتوں کا فائدہ جاری حسابات کو بھی ہوا کیونکہ گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 2016ء کی پہلی ششماہی میں خسارہ خاص کم ہو گیا۔ تاہم جیسے پہلے بتایا جا چکا ہے، تمام بہتری پہلی سہ ماہی میں آئی کیونکہ دوسری سہ ماہی میں برآمدی وصولیوں میں کمی اتنی زیادہ تھی کہ ملکی درآمدی ادائیگیوں میں معمولی کمی کا اثر زائل ہو گیا۔ (سیکشن 5.5)۔ جیسا کہ شکل 5.2 میں دکھایا گیا ہے، برآمدات میں کسی ایک مخصوص مقام پر مرتکز نہیں تھی گو کہ ایشیائی معیشتوں اور یورپی یونین کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔

⁵ 2015ء میں ترقی پذیر ایشیائی میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 15.5 فیصد بڑھی (ماخذ: یو این سی ٹی اے ڈی گلوبل انوسٹمنٹ ٹریڈر مانیٹر 2015ء) جبکہ پاکستان میں آنے والی رقوم میں 54 فیصد کی بھاری کمی ہوئی۔

⁶ گذشتہ پانچ برسوں میں صرف تیل اور گیس کی تلاش کے شعبے میں ملک میں آنے والی مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا تقریباً 66 فیصد آیا۔ س 16ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 157 ملین ڈالر پر لگ بھگ اتنی ہی رہی جتنی س 15ء کی پہلی ششماہی میں تھی۔

⁷ ماخذ: نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی پی ایل)۔



کارکنوں کی ترسیلات زر ترقی پذیر ممالک میں ترسیلات زر کی رفتار عالمی معاشی بحالی کے آہستہ ہونے اور خاص طور پر ترقی یافتہ معیشتوں کی بہت کم مہنگائی کی وجہ سے حالیہ کچھ ماہ سے سست ہو چکی ہے۔⁸ پاکستان بھی اس رجحان سے محفوظ نہیں ہے اور ترسیلات زر کی نمو کم ہونے لگی ہے۔ تاہم پوری دنیا میں سب سے زیادہ ترسیلات زر وصول کرنے والے بیس ممالک میں سے 2015ء میں انڈونیشیا کے ساتھ ساتھ پاکستان نے قدرے معقول نمو کا مظاہرہ کیا ہے (شکل 5.3)۔ درحقیقت، ترسیلات زر وصول کرنے والے سرکردہ ممالک میں یہ دونوں نمایاں مقام پر کھڑے ہیں؛ پاکستان کے معاملے میں یہ پاکستان ریپی ٹینس انی ٹیو (PRI) کے تحت ترسیلات زر کی خدمات کو بہتر بنانے کی کوششوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جس میں زیادہ مئی ٹرانسفر آپریٹرز، ملکی ڈاک خدمات اور ٹیلی مواصلات کے شعبے کو شامل کیا گیا۔

تاہم نسبتاً حال ہی میں ترسیلات زر کی نمو میں بتدریج کی شدت اختیار کر چکی ہے (جدول 5.2)۔ مالی سال 2016ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترسیلات زر کی آمد کی سال بسال نمو گزشتہ سال کے اسی مدت کے 17.6 فیصد کے مقابلے میں صرف 6.3 فیصد رہی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 2016ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نمو میں کمی بنیادی طور پر ایک موسمی مظہر تھا، دوسری سہ ماہی میں یہ سست روی ناموافق عالمی صورت حال کو ظاہر کرتی ہے۔

خاص طور پر امریکہ کی طرف سے آمد کی سال بسال شرح مالی سال 2016ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 6.0 فیصد کم ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 8.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ اس لیے حیران کن ہے کہ امریکہ کی مجموعی بے روزگاری کی شرح مسلسل کم ہوتی رہی ہے۔⁹ ہم اس کمی

⁸ ترقی پذیر ممالک کی ترسیلات زر میں 2015ء میں 2 فیصد کا معمولی اضافہ درج کیا گیا جبکہ 2014ء میں 3.3 فیصد اور 2010ء تا 2013ء میں 7.7 فیصد (اوسط) نمو ہوئی تھی (ماخذ: عالمی بینک)۔

⁹ امریکہ میں بے روزگاری کی شرح دسمبر 2014ء کے 5.6 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 2015ء میں 5.0 فیصد ہو گئی (ماخذ: یو ایس بیورو آف لیبرا سٹیٹکس)۔

جدول 5.2: پاکستان آنے والی ترسیلات زر بلحاظ ممالک ملین امریکی ڈالر					
مجموعہ	پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی
	مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء
مجموعہ	4,775.1	4,966.5	4,387.0	4,768.8	9,162.2
امریکہ	737.5	715.9	672.1	631.6	1,347.5
برطانیہ	656.6	671.9	555.9	580.2	1,252.1
خلیج تعاون کونسل	2,936.6	3,148.7	2,750.6	3,094.6	5,687.2
سعودی عرب	1,347.0	1,440.9	1,302.8	1,455.0	2,649.8
عرب امارات	1,037.7	1,114.8	949.0	1,058.8	1,986.8
دہلی	537.9	763.2	494.9	704.1	1,032.8
ایٹلی	482.9	332.3	437.9	337.9	920.8
دیگر خطی ممالک	551.8	593.0	498.8	580.8	1,050.6
یورپی یونین	112.5	93.6	85.6	98.1	198.1
دیگر ممالک	332.0	336.6	322.8	364.3	654.9

ماخذ: بینک دولت پاکستان

کاسب بننے والے دو عوامل کی نشاندہی کر سکتے ہیں: پہلا، زیادہ تر مدت کے دوران فیڈرل ریزرو کی شرح سود میں اضافے کے امکان نے ان تارکین وطن کے اثاثے مختص کرنے کے ارادوں پر اثر ڈالا ہوگا جو اپنی رقم سرمایہ کاری کے مقاصد سے پاکستان بھیجتے ہیں۔ دوسرا، منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ اعلیٰ ہنرمند پاکستانی کارکن جو امریکہ میں تیل کی صنعت سے منسلک ہیں انہیں تنخواہوں میں کٹوتیوں اور نوکری سے معطلی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تاہم محض یہ دو عوامل ہی امریکہ کی طرف سے ترسیلات زر کی اس بڑی کمی کی تشریح نہیں کر سکتے۔

جہاں تک خلیج تعاون کونسل کا تعلق ہے، جو گذشتہ پانچ برسوں کے دوران ترسیلات زر کی نمو میں لگ بھگ 60 فیصد کی ذمہ دار ہے، خطے میں سرکاری اخراجات کے پیش نظر یہ سست روی متوقع تھی۔ تاہم اس خطے کی طرف سے ترسیلات زر کی نمو دیگر ممالک کے مقابلے میں اب بھی زیادہ ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس خطے میں جانے والے پاکستانی کارکنان کی تعداد میں بھی حالیہ مہینوں میں اضافہ ہوا ہے (جدول 5.3)۔ اس سے بنیادی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تیل کی قیمتوں میں کمی کے اثرات ابھی تک انفراسٹرکچر اور ذرائع نقل و حمل کے پست اخراجات کے باعث خلیج تعاون کونسل کی طرف سے محنت کشوں کی طلب میں کمی کی شکل میں ظاہر نہیں ہوئے۔

اب تک یہ خطہ اپنے پہلے سے جمع شدہ دستیاب زر مبادلہ کے ذخائر کے ذریعے مالیاتی اخراجات میں بڑی کٹوتی کی مزاحمت کرتا رہا ہے۔ یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ اس خطے میں کچھ اخراجات پر حکومت کی جانب سے سمجھوتا نہیں کیا جاسکتا، جیسے دہلی میں ایکسیجو 2020ء سے متعلق اخراجات، اور قطر میں فیفا کے عالمی مقابلے 2022ء سے متعلق اخراجات۔ تاہم وہ ممالک جو بلا نقصان قیمتوں (break-even prices) کی انتہا پر ہیں اب وہ اپنے کھلے اخراجات کو برقرار رکھنے میں مشکل کا سامنا کر رہے ہیں، ان کے زر مبادلہ کے ذخائر تیزی سے ختم ہو رہے ہیں۔

جدول 5.3: بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد (جولائی تا دسمبر)					شرح مفید
م 14ء	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء	
622,714	752,288	946,571	20.8	25.8	مجموعہ
102,527	164,107	274,005	60.1	67.0	سعودی عرب
273,234	350,344	326,986	28.2	-6.7	عرب امارات
8,119	10,042	12,741	23.7	26.9	قطر
47,794	39,793	47,788	-16.7	20.1	عمان
2,031	20,577	20,216	913.1	-1.8	ملائیشیا
189,009	167,425	264,835	-11.4	58.2	دیگر

ماخذ: بیورو آف امیگریشن اینڈ اورسیر ایجینٹس

مثال کے طور پر سعودی عرب کے بھاری مالیاتی خسارے (جی ڈی پی کا 15 فیصد) کو پورا کرنے کے لیے سعودی عرب بین الاقوامی منیجرمنٹ کے ذریعہ گزشتہ 12 ماہ میں 116 ارب ڈالر کم ہو چکے ہیں۔¹⁰ اگلے سال اس خسارے سے بچنے کے لیے حکومت بنیادی طور پر اخراجات پر قابو پا کر خسارے کو کم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے، ساتھ ہی ساتھ مزید رقوم پیدا کرنے کے لیے ریاستی املاک کی نجکاری کی بھی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ اسی طرح

متحدہ عرب امارات اپنے انفراسٹرکچر پر کیے جانے والے اخراجات میں کٹوتی کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ تاہم تمام ریاستیں ابھی کفایت شعاری کی راہ پر نہیں چل رہیں، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، دبی کو ایکسیو 2020ء کے سلسلے میں اپنی تیاریاں جاری رکھنی ہیں جس کے لیے اس نے کل اخراجات میں 12 فیصد اضافے کا اعلان کیا ہے۔¹¹

آگے چل کر ہم ترسیلات زر میں مناسب اضافے کی توقع کر رہے ہیں کیونکہ وسط مدت میں مذکورہ بالا بیشتر عوامل برقرار رہیں گے۔ حکومت پاکستان خلیج کے بیشتر ممالک میں سفارتی ذرائع سے اپنی افرادی قوت کو خطے میں انفراسٹرکچر کی سرگرمیوں میں شامل کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ پاکستانی بینک بھی اپنے صارفین کو رقم کی منتقلی کی مستعد اور آسان سہولتیں فراہم کرنے کے لیے مئی ٹرانسفر آپریٹرز کے ساتھ موجودہ تعلقات کے نیٹ ورک کو وسعت دے رہے ہیں، جو بالآخر ترسیلات زر کی غیر رسمی سے باضابطہ شعبے کی طرف منتقلی میں مددگار ہوگا۔¹²

5.3 مالی کھاتہ

مالی سال 2016ء کی پہلی ششماہی کے دوران، بالخصوص بین الاقوامی مالی اداروں کی جانب سے بھاری رقوم کی آمد کے باعث مالی کھاتہ مستحکم رہا۔ بجٹ کے مطابق مالی سال 2016ء کے لیے 9.2 ارب ڈالر کی بیرونی رقوم کی آمد کے مقابلے میں پاکستان نے پہلی ششماہی میں 4.2 ارب ڈالر وصول کیے۔¹³ ان وصولیوں میں یورو بانڈ کے اجرا سے ملنے والے 500 ملین ڈالر، عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے 1.2 ارب ڈالر اور دوطرفہ رقوم کی مدد میں 400 ملین ڈالر شامل ہیں۔ تاہم اس مدت میں حکومت کی جانب سے قلیل مدتی قرضوں میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا۔ کمرشل بینکوں نے بھی بین الاقوامی بینک بازار میں اتار چڑھاؤ کو کم کرنے کے لیے کمرشل قرض خواہوں سے 371 امریکی ڈالر قرض لیے۔

10 ہیورائیٹائیکس۔

11 ماخذ: شعبہ مالیات، حکومت دبی، (http://dof.gov.ae/en-us/media/news/Pages/2016budget.aspx)

12 مثال کے طور پر صف اول کی ایک ایم بی او ٹرانس فاسٹ ٹی ٹی نے حال ہی میں پاکستان میں اپنے شراکت دار کمرشل بینکوں کے لیے موبائل اور آن لائن مینی ٹرانسفر خدمات شروع کی ہیں۔ اس سہولت سے امریکہ اور کینیڈا میں مقیم پاکستانی تارکین وطن خود ٹرانس فاسٹ ٹی ٹی کی دکان پر جائے بغیر اپنے گھر کو آن لائن رقوم منتقل کر سکیں گے۔

13 مجموعی رقمیں 896 ملین ڈالر منصوبہ جاتی امداد اور 13 ارب ڈالر سے زائد غیر منصوبہ جاتی امداد تھیں۔ مزید یہ کہ 3.5 ارب ڈالر میزانیہ رقوم کی آمد قرضوں کی شکل میں تھی اور محض 365 ملین ڈالر گرنٹس کی ذیلی میں دیے گئے (ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن)

جدول 5.4: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد ملین امریکی ڈالر					
پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی	
مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 16ء	مئی 15ء	مئی 16ء
201.0	248.0	410.0	379.9	611.0	623.7
2.2	186.0	178.2	214.2	180.5	400.2
198.8	62.0	231.8	165.7	430.5	223.5

ماخذ: بینک دولت پاکستان

2015ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے رقوم کی آمد میں تیزی آئی تاہم زیادہ تر اضافہ سرحد پار انضمام اور خریداریوں میں مرکوز رہا؛ گریٹ فیلڈ منصوبوں میں سرمایہ کاری نامیہ لحاظ سے عملاً یکساں رہی۔ پاکستان میں مالی سال 2016ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تھوڑا سا اضافہ ہوا: چین سے رقوم کی آمد میں اضافے نے دیگر ممالک سے آمد میں کمی کا اثر نازل کر دیا۔ (جدول 5.4)۔ توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کے بہاؤ میں زیادہ تر اضافہ کونسلے پر مبنی پیداوار میں دیکھا گیا۔¹⁴ زیر جائزہ مدت میں چین نے بھی ٹیلی مواصلات کے شعبے میں اپنی سرمایہ کاری بڑھادی ہے۔

سال کی بقیہ مدت میں ہم توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبے میں چین کی طرف سے مزید بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی توقع کر رہے ہیں۔ تاہم دیگر ممالک کی جانب سے سرمایہ کاری کا حصول کچھ وقت کا متقاضی ہے، کیونکہ (i) توقع ہے کہ عالمی معاشی نمونہ کم رہے گی؛ اور (ii) تیل کی پست قیمتوں کی وجہ سے تیل سے متعلق بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کم کر رہے گی۔

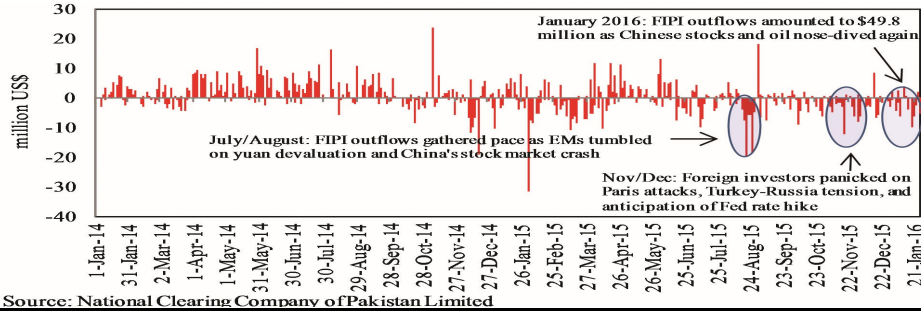
عالمی ایکویٹی مارکیٹ جولائی تا دسمبر 2015ء کے دوران بڑے پیمانے پر اثاثوں کی فروخت کا شکار رہی۔ بالخصوص ابھرتی ہوئی معیشتوں سے 2015ء میں 735 ارب ڈالر سرمائے کا اخراج ہوا، جن میں سے 676 ارب ڈالر صرف چین ہی سے لیے گئے۔ تیل کی قیمتوں میں کمی کے اس کمزور منظر نامے کے ساتھ اس دباؤ کے کئی عوامل تھے: (i) زیادہ تر مدت میں فیڈرل ریزرو کی طرف سے شرح سود میں اضافے کی توقعات (جو بالآخر دسمبر میں ہوا)؛ (ii) چین کی کرنسی اور ایکویٹی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ اور اس کا دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں تک پھیلاؤ کا خوف؛ اور (iii) منفی جغرافیائی و سیاسی حالات، جیسے پیرس حملے اور ترکی اور روس کے درمیان بڑھتی کشیدگی (شکل 5.4)۔

دوسری ابھرتی ہوئی معیشتوں کی طرح پاکستان بھی مقامی ایکویٹی مارکیٹ میں بھی خالص بیرونی فروخت ہوئی۔ تاہم جیسا کہ شکل 5.5 میں دکھایا گیا ہے، پاکستان ان ممالک میں شامل تھا جن کی ایکویٹی منڈیاں اثاثوں کی عالمی فروخت سے سب سے کم متاثر ہوئی تھیں۔

بہر حال مقامی ایکویٹی مارکیٹ جنوری 2016ء میں پھر دباؤ میں آئی کیونکہ چین میں اسٹاک مارکیٹ کی افراطی بدتر ہو گئی اور تیل کی قیمتیں مسلسل کم ہوتی رہیں۔ مہینے کے دوران بیرونی سرمایہ کار پاکستان اسٹاک ایکسچینج 100 اشاریے (قبل ازیں کے ایس ای 100) میں 49.7 ملین ڈالر اسٹاک کے خالص فروخت کنندگان تھے۔

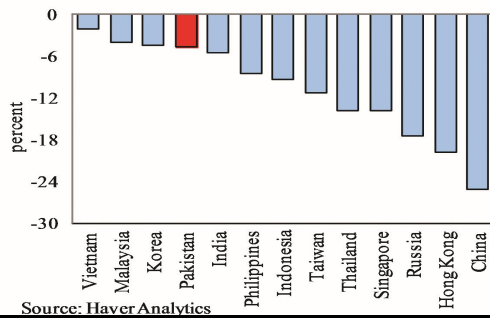
¹⁴ مالی سال 2016ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 85.3 ملین ڈالر سے بڑھ کر 320.2 ملین ڈالر ہو گئی۔ ان میں سے 230 ملین ڈالر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری مالی سال 2016ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کونسلے پر مبنی منصوبوں نے حاصل کی۔

شکل 5.4: فارن انویسٹرز پورٹ فولیو اسٹیمٹس - خالص خرید و فروخت (جولائی تا جنوری مہ 16ء)



5.4 تجارتی کھاتے¹⁵

شکل 5.5: جولائی تا دسمبر 2015ء ابھرتی ہوئی منڈیوں میں ایکویٹی مارکیٹس کی کارکردگی



مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ 11.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں معمولی کمی کو ظاہر کر رہا ہے۔ تمام بہتری مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دیکھنے میں آئی کیونکہ دوسری سہ ماہی کے دوران خسارے میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس بگاڑ کا سبب برآمدات میں تیزی سے کمی ہے جو سہ ماہی کے دوران درآمدات میں ہونے والی معمولی کمی سے زیادہ تھی (جدول 5.5)۔

جدول 5.5: بیرونی تجارت (فیصد مہ سال ہال)				
تجارتی خسارہ	درآمدات	برآمدات	مہ 15ء	پہلی سہ ماہی
44.4	11.6	-10.4	مہ 15ء	پہلی سہ ماہی
-15.5	-14.9	-14.3	مہ 16ء	مہ 16ء
22.8	11.2	2.3	مہ 15ء	دوسری سہ ماہی
14.2	-0.8	-14.6	مہ 16ء	مہ 16ء
33.5	11.4	-4.4	مہ 15ء	پہلی ششماہی
-1.7	-8.1	-14.5	مہ 16ء	مہ 16ء

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پہلی ششماہی کے دوران کی وسیع الہینیا تھی لیکن کپاس، سوتی دھاگہ، بستر کی چادروں ولوازمات، پلاسٹک، چمڑے کی مصنوعات، دواسازی اور سینٹ کے شعبوں میں اس کا اثر زیادہ نمایاں تھا (جدول 5.6)۔ جیسا کہ شکل 5.6 میں دکھایا گیا ہے مقدار میں کمی کے نتیجے میں بحیثیت مجموعی

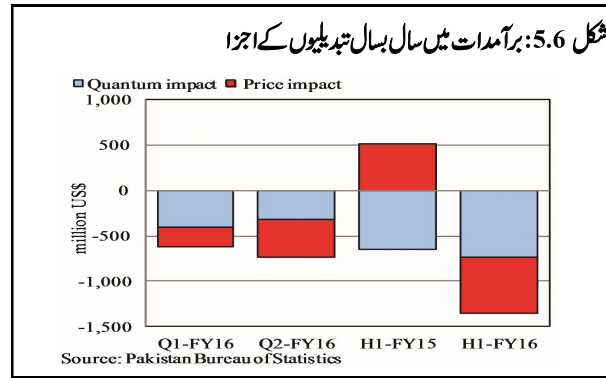
¹⁵ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے مہیا کردہ کسٹم کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن کی معلومات اور ادا انگیزیوں کے ریکارڈ کے اعداد و شمار سے مماثل نہیں ہیں جنہیں سیکشن 5.1 میں دیا گیا ہے۔ ڈیٹا کے ان دونوں سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے براہ مہربانی اسی رپورٹ میں 'ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح' کی ملاحظہ فرمائیے۔

جدول 5.6: برآمدی حجم میں سال بسال نمو
فیصد

پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	مجموعی	سال
م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء
-5.1	-5.3	-10.5	4.3	0.5	-13.7
17.6	5.0	16.0	14.1	21.7	-12.5
10.9	-14.5	-1.4	-4.3	25.2	-24.1
-34.4	-9.9	-73.3	0.5	21.3	-21.6
-31.6	-1.4	-38.6	16.7	-23.4	-16.6
4.8	-26.2	5.9	-28.0	3.7	-24.4
3.1	-1.9	1.9	-2.2	4.3	-1.6
-4.4	1.7	-1.4	4.7	-7.1	-0.8
9.6	0.7	-4.4	1.2	24.8	0.2
2.4	7.9	6.6	11.2	-1.9	4.8
-8.8	-6.9	-28.5	14.8	12.2	-22.5
-28.5	-14.5	-31.1	-13.0	-26.1	-15.8
-16.3	-27.2	-17.8	-33.9	-14.9	-19.2
-11.0	-6.2	10.2	-3.9	-27.4	-7.9
-37.6	-18.7	-58.2	-15.5	-10.5	-22.6
-27.9	4.3	-29.0	17.4	-26.7	-7.3
-30.7	-3.1	-23.5	-7.5	-35.1	-0.2
-32.3	4.0	-27.0	15.2	-36.9	-4.3

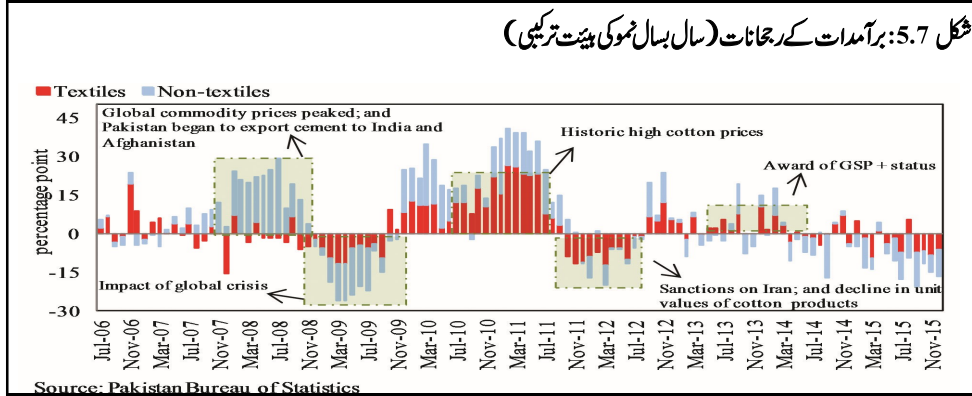
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برآمدات کمزور رہیں اگرچہ اکائی قیمتوں نے بھی اس میں کسی حد تک کردار ادا کیا تھا۔



گذشتہ دہائی میں کمزور کارکردگی پاکستان کی برآمدی کارکردگی گذشتہ ایک دہائی کے دوران غیر متاثر کن رہی ہے۔ یکبارگی عوامل کے باعث دوبار بلند نمو حاصل کرنے کے علاوہ برآمدات کی نمو خاصے اتار چڑھاؤ کا شکار رہی ہے، خصوصاً 2008ء اور 2009ء کے بحرانوں کے بعد کے برسوں میں (شکل 5.7)۔

اس کارکردگی کی وجوہات میں طلب و رسد دونوں قسم کے عوامل شامل ہیں۔ رسد کے عوامل میں توانائی کی قلت، ہنرمندی کی پست سطح وہ اہم



مسائل ہیں جو گزشتہ چند برسوں سے ملکی برآمدات میں کمی کا باعث بن رہے ہیں۔ برآمدی شعبوں میں سرمایہ کاری پریشان کن حد تک پست رہی، بنگلہ دیش اور ویت نام جیسے ابھرتے ہوئے فریقوں سے سخت مسابقت نے برآمدی کاروبار میں مارجن کو کافی حد تک غیر پرکشش بنا دیا ہے؛ اس کے ساتھ پیداواری لاگت میں اضافے سے بھی ملک میں برآمدی کاروبار کی مجموعی تحریک پذیری کو نقصان پہنچا ہے (خصوصاً ہماری روایتی اشیا کو)۔ سرمایہ کاری کی مسلسل پست سطح کی وجہ سے سرمایہ کار خود کو شرائط اور ممالک کے صارفین کی بدلتی ترجیحات سے ہم آہنگ کرنے سے قاصر رہے۔

طلب کے لحاظ سے پاکستان کی برآمدی نمو کو محدود کرنے والا ایک اہم عامل ہمارے چین اور یورپی یونین جیسے اہم درآمدی شراکت داروں کی معیشتوں میں سست روی ہے۔ چین کی معیشت دوبارہ متوازن ہونے کے تاریخی مرحلے سے گزر رہی ہے، یورپی یونین نے پچھلے کچھ عرصہ سے اندرونی مصنوعات کا استعمال خاصا بڑھا دیا ہے، خصوصاً امریکی ڈالر اور دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں یورو کی قدر میں بھاری کمی کے بعد۔ جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے تو اگرچہ ان برسوں میں درآمدی طلب مناسب رہی ہے لیکن پاکستان منڈی کی ترجیحات میں تبدیلی کے باعث اس منڈی کو اپنی رسد کی فراہمی میں اضافہ نہیں کر سکا۔ اس کے نتیجے میں پاکستان یورپی یونین اور چین کی منڈیوں میں اپنا حصہ برقرار رکھنے میں کامیاب رہا لیکن ویت نام جیسے زیادہ فعال درآمد کنندگان امریکی منڈی میں پاکستان کو اس کے حصے سے محروم کرنے میں کافی حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔

ایشیائی ممالک کو برآمدات میں سب سے زیادہ کمی ہوئی

سنگاپور، چین اور افغانستان کو برآمدات میں زیادہ کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ جہاں تک سنگاپور کا تعلق ہے یہ کمی قیمتوں پر مبنی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس شہری ریاست کو ہماری برآمدات کا بڑا حصہ پیٹرولیم آئل اور دیگر پیٹرولیم مصنوعات پر مشتمل ہے۔ اس کے مقابلے میں چین سے پاکستانی سوتی دھاگے اور کپڑے کی طلب میں مسلسل کمی آرہی ہے؛ اجرتوں میں اضافے کی وجہ سے اس کی قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات یورپی یونین اور امریکی منڈیوں میں اپنی مسابقت کھو رہی ہیں۔ پست لاگت والے دیگر ممالک اپنی قیمتوں میں خاصی کمی کر رہے ہیں۔¹⁶ اس سے قطع نظر، چینی معیشت کی مجموعی کمزوری کی وجہ سے پاکستان سے سمندری غذائی اشیا اور چمڑے کی مصنوعات کی طلب میں کمی آئی ہے۔ افغانستان کو

¹⁶ مزید برآں، چین خود اب ٹیکسٹائل اور جوتوں جیسی پست ٹیکنالوجی کی حامل مصنوعات کے بجائے ہائی ٹیک مصنوعات پر زیادہ توجہ دے رہا ہے تاکہ ٹیکنالوجی کے لحاظ پر مزید پیش رفت کی جاسکے۔

برآمدات میں ہونے والی بیشتر کمی سیمنٹ کی برآمد سے نمایاں ہے۔ مستقبل قریب میں بحالی متوقع نہیں کیونکہ امکان ہے کہ افغانستان کچھ درآمدی آرڈر تاجکستان کو منتقل کر دے گا، جس کے ساتھ اس نے کچھ عرصہ پہلے ہی تجارتی سمجھوتے پر دستخط کیے ہیں۔

ویت نام نے پاکستان کی برآمدی ساکھ کمزور کی ہے۔۔۔

بین بحر الکاہل شراکت داری (ٹی پی پی) سمجھوتے پر مذاکرات کی حالیہ تکمیل کے ساتھ ہی ویت نام نے پہلے ہی پاکستان، چین اور بھارت جیسے دیگر ایشیائی ممالک کی قیمت پر اپنی برآمدی بنیاد کو توسیع دینا شروع کر دیا ہے۔ ٹیکسٹائل اور اس سے متعلق بیشتر ایشیا پر ٹیرف کی صفر شرح کی توقع رکھتے ہوئے بحر الکاہل کے ساحلی علاقوں کے ممالک اس سمجھوتے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے ویت نامی برآمد کنندگان کے ساتھ شراکت داریاں قائم کر رہے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان امریکی منڈی میں ویت نامی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی سرایت کے مقابلے میں کافی کمزور ہے، جواب تک ہماری برآمدی مصنوعات کی سب سے بڑی منزل رہی ہے۔

جہاں تک یورپی یونین کا تعلق ہے تو یورپی یونین اور ویت نام کے درمیان آزاد تجارت کا سمجھوتہ (ای وی ایف ٹی اے) آئندہ دنوں میں پاکستانی برآمد کنندگان کی مسابقت کے حوالے سے ایک بڑا چیلنج ثابت ہوگا کیونکہ اس کے آپریشنل ہونے سے تقریباً ہر قسم کے ٹیرف کا خاتمہ ہو جائے گا۔ فی الوقت یورپی یونین کو ویت نام کی اہم برآمدات میں الیکٹرانک مصنوعات، جوتے، ٹیکسٹائل اور کپڑے، چاول، سمندری غذائی اشیاء اور فرنیچر شامل ہیں۔ الیکٹرانک مصنوعات کے علاوہ اس منڈی میں پاکستان اور ویت نام کی مصنوعات کے خاکے میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ امریکہ کا معاملہ ہے، ویت نام اور یورپی یونین کے تاجروں کے درمیان تعاون میں تیزی آنا شروع ہو گئی ہے۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی اگرچہ یورپی یونین کی مجموعی درآمدات میں 13.9 فیصد سال بسال (بشمول پاکستانی درآمدات) کمی آئی ہے لیکن ویت نام سے اس کی درآمدات میں 16.8 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا ہے۔¹⁷

درآمدات

جولائی تا دسمبر م س 16ء کے دوران درآمدات سال بسال 8.1 فیصد گر گئیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 11.4 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا تھا۔ حالیہ کمی کا واحد سبب قیمت کا اثر تھا۔ بیشتر مصنوعات مثلاً کھاد، خام کپاس، اور فولاد کے معاملے میں مقداری اثر مثبت رہا۔ درحقیقت پیٹرولیم کے درآمدی اخراجات میں نمایاں کمی اتنی زیادہ تھی کہ درآمدی اخراجات ماسوائے تیل، میں اضافے کی بخوبی تلافی ہو گئی (جدول 5.7)۔

پیٹرولیم مصنوعات: قیمت کا اثر نمایاں ہے

م س 16ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی اخراجات گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 39.8 فیصد گر گئے، جس کی بنیادی وجہ پست اکائی مالیت تھی (جدول 5.8)۔ یہ بات حیران کن ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات کا درآمدی حجم زیر جائزہ عرصہ میں کم ہوا حالانکہ قیمتیں تاریخی پست سطح تک گر چکی تھیں، اس مدت کے دوران ملکی صرف میں جو معمولی سا اضافہ ہوا وہ غالباً ذخائر سے آیا۔¹⁸ م س 16ء کی پہلی ششماہی

¹⁷ ماخذ: یوروا سٹیٹ

¹⁸ پیٹرولیم (خام اور مصنوعات دونوں) کی درآمدی مقدار م س 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران 8.2 ملین میٹرک ٹن رہی، جبکہ م س 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران 9.6 ملین میٹرک ٹن رہی تھی (سال بسال 13.8 فیصد کمی)۔

جدول 5.7: درآمدی مالیت میں نمو-اہم زمرے فیصد						کے دوران ملک میں پیٹرولیم کی مجموعی فروخت سال
پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی		بسال صرف 4.1 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت
م 16ء	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء	م 15ء	میں یہ 11.5 فیصد بڑھی تھی۔ اس اضافے کو پورا
-39.8	-7.8	-38.2	-15.0	-41.1	-1.4	کرنے کے لیے ملکی ریفرنسز یوں نے پیداوار
4.7	21.7	12.2	24.6	-2.9	18.8	بڑھائی، کیونکہ ان کے پاس گذشتہ چند مہینوں کے
6.9	19.0	14.5	22.5	-0.8	15.7	دوران جمع کردہ خام تیل کا ذخیرہ بھی تھا۔
-6.5	37.3	0.5	37.3	-13.3	37.2	
10.4	24.5	23.3	25.9	-3.4	23.0	
2.5	14.1	1.5	32.8	3.5	-1.0	
24.7	10.8	51.3	1.7	-1.1	21.2	پیٹرولیم مصنوعات میں موٹر اسپرٹ کی طلب سب
-1.9	18.7	0.3	17.9	-4.3	19.5	سے طاقتور رہی۔ آئل کمپنیز ایڈوائزری کمیٹی کے
18.4	27.3	12.3	23.7	27.2	33.0	مطابق جولائی تا دسمبر م 16ء کے دوران پیٹرول
6.0	27.8	13.3	34.2	-1.1	22.0	کی فروخت گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 32
-8.1	11.4	-0.8	11.2	-14.9	11.6	فیصد بڑھ گئی۔ اس اضافی طلب کے کئی اسباب ہو
						سکتے ہیں: (i) جولائی تا دسمبر م 16ء کے دوران
						پیٹرول کی قیمتیں گذشتہ سال کی اسی مدت کے
						مقابلے میں اوسطاً 25 فیصد پست رہیں، (ii) سی
						این جی کی دستیابی کم تھی چنانچہ لوگوں نے متبادل
						ایندھن کے طور پر پیٹرول خریدا، اور (iii) کاروں
						کی فروخت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ¹⁹
						جہاں تک فرنس آئل کا تعلق ہے تو اس کی فروخت
						گذشتہ سال سے کم رہی کیونکہ توانائی کی پیداوار کے
						لیے زیادہ قدرتی گیس دستیاب تھی (شکل 5.8)۔ ²⁰
						صرف درآمدی ایل این جی بجلی کی پیداوار کے لیے
						</

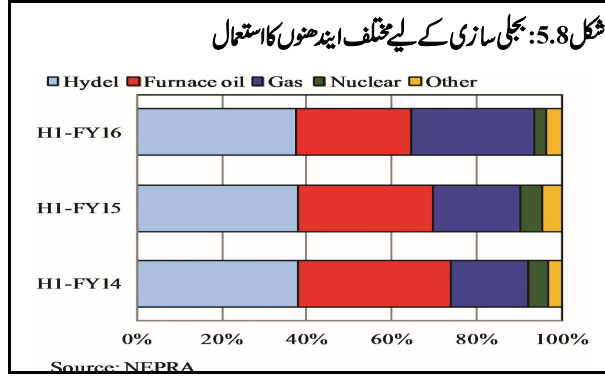
فراہم کردی گئی ہے بلکہ مزید قدرتی گیس کا رخ بھی گھریلو صارفین کے بجائے بجلی کی پیداوار کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔

درآمدی اخراجات ماسو اتیل

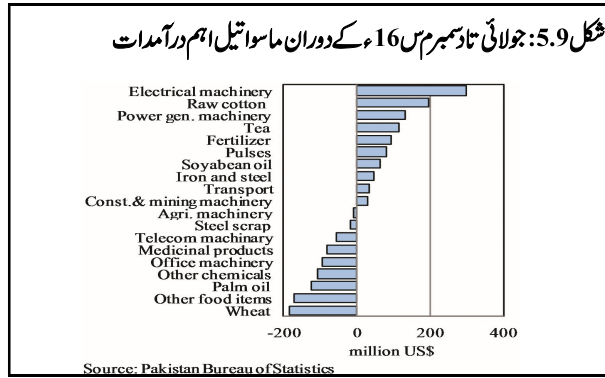
ماسو اتیل درآمدی اخراجات پہلی سہ ماہی کے دوران پست رہنے کے بعد دوسری سہ ماہی میں دوبارہ بڑھ گئے، یوں ان میں سال بسال 12.2

¹⁹ پی اے ایم اے کے مطابق جولائی تا دسمبر 16ء کے دوران کاروں کی فروخت گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 53 فیصد بلند رہی۔

²⁰ جولائی تا دسمبر 16ء کے دوران فرنس آئل کی فروخت گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 9 فیصد پست رہی۔



فیصد نمونہ ہوئی۔ اس سے ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے کا اظہار ہوتا ہے، خاص طور پر بجلی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں جاری سرمایہ کاری کو دیکھتے ہوئے یہ عیاں ہے۔ بجلی سازی اور تعمیرات سے متعلق مشینری زیادہ تر درآمد کی گئی۔ حتیٰ کہ برقی مشینری کی درآمد میں اضافہ بنیادی طور پر بجلی سازی اور تقسیم میں استعمال کیا گیا (شکل 5.9)۔



جولائی تا دسمبر 2016ء کے دوران فولاد کے درآمدی اخراجات میں 5.1 فیصد نمونہ ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 54.3 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا تھا۔ تیار اور نیم تیار مصنوعات جیسے ہاٹ رولڈ کواٹل، لائن پائپ، پوائنٹریٹ اور دیگر اشیاء کی طلب میں بیشتر اضافہ دیکھا گیا۔

جولائی تا دسمبر 2016ء کے دوران کپاس کی درآمد سے درآمدی اخراجات میں 198 ملین ڈالر

اضافہ ہو گیا جس کا بنیادی سبب اس سال کپاس کی پیداوار میں تیزی سے ہونے والی کمی ہے۔²¹ بیشتر درآمدات نومبر اور دسمبر 2015ء میں ہوئیں اور زیادہ تر بھارت اور امریکہ سے کی گئیں۔ ملکی ٹیکسٹائل صنعت کے پاس کپاس اور دھاگے کے ذخائر کی موجودگی، اور سوتی دھاگے کی درآمد پر 10 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی عائد ہونے کے باوجود کپاس کی درآمد طاقتور رہنے کا امکان ہے، تا کہ پست ملکی پیداوار کا ازالہ کیا جاسکے۔

غذائی گروپ میں پام آئل کا درآمدی بل گر گیا جس کا بڑا سبب اس کی پست عالمی قیمت ہے، جبکہ درآمدی مقدار زیر جائزہ عرصہ کے دوران خوردنی تیل کی ملکی پیداوار میں معاونت کے لیے بڑھ گئی۔²² عالمی نرخ 2015ء میں تاریخ کی پست ترین سطح کو چھونے کے بعد کسی حد تک بحال ہوئے ہیں جس کا سبب ناسازگار موسمیاتی صورت حال کی بنا پر کم رسد کی امیدیں اور انڈونیشیا میں (بایوڈیزل کے زائد استعمال کے سبب) ملکی طلب میں ہونے والا اضافہ ہے۔²³ تمام درآمدی اشیاء میں سے چائے کو اس لحاظ سے ایک استثنیٰ حاصل ہے کہ اس کا درآمدی بل بنیادی

21 کپاس کی مجموعی درآمد 2016ء کی پہلی ششماہی کے دوران 310.9 ملین ڈالر رہی جبکہ 2015ء کی پہلی ششماہی کے دوران 113 ملین ڈالر رہی تھی۔

22 2015ء کی پہلی ششماہی کے دوران خوردنی تیل کی پیداوار میں 8.9 فیصد نمونہ ہوئی۔

23 انڈونیشیا کی حکومت نے 2016ء میں 20 پروگرام کی اعلان کیا ہے جو بنیادی طور پر بایوڈیزل کا استعمال بڑھانے (80 فیصد ڈیزل، 20 فیصد بایوڈیزل) سے متعلق ہے۔ انڈونیشیا چونکہ اپنے بیشتر پام آئل کو ڈیزل بنانے کے لیے اندرون ملک ہی استعمال کر لیتا ہے اس لیے بین الاقوامی منڈی میں اس کی مجموعی رسد گھٹ گئی ہے۔ بایوڈیزل کا استعمال بڑھا کر انڈونیشیا کاربن کے اخراج میں کمی کے حوالے سے اپنے سابقہ وعدوں کو بھی پورا کر سکے گا۔

طور پر نرخوں میں اضافے کی بنا پر بڑھا۔ چائے برآمد کرنے والے دو بڑے ملکوں کینیا اور بھارت میں پیداوار گرنے کی بنا پر چائے کے عالمی نرخ مستحکم رہے۔

جولائی تا دسمبر 2016ء کے دوران کھاد کے درآمدی اخراجات میں 18.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران تیز رفتار 27.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس اضافے کا سبب حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ ربیع 2015-16ء کے لیے یورپا کی کافی مقدار کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے، کیونکہ موسم سرما میں (نومبر تا جنوری) گیس کی قلت کا خدشہ تھا جس سے سیزن کے دوران یورپا کی ملکی پیداوار متاثر ہو سکتی تھی۔ تاہم کھاد کے کارخانوں کو گیس کی رسد عمدہ طریقے سے جاری رہی کیونکہ حکومت نے گیس کی رسد گھریلو صارفین کے بجائے زیادہ پیداواری شعبوں مثلاً کھاد، سیمنٹ اور بجلی کی پیداوار کی طرف موڑنے کا فیصلہ کیا۔²⁴ چنانچہ یورپا کی ملکی پیداوار نمایاں طور پر بڑھ گئی۔²⁵ اس کے ساتھ ساتھ ڈی اے پی کی درآمد بھی مستحکم رہی اور کھاد کی مجموعی درآمد میں اس کا حصہ تقریباً 65 فیصد رہا۔

²⁴ گیس تقسیم کرنے والی فرموں کے مطابق سردیوں (نومبر تا جنوری) میں تین بڑے شعبوں کھاد، سیمنٹ، اور بجلی پیدا کرنے والے کارخانوں کو 440 ملین مکعب فٹ گیس یومیہ فراہم کی گئی۔ اس میں سے 210 ملین مکعب فٹ یومیہ کوئی ناردرن گیس سے اور 231 ملین مکعب فٹ یومیہ کوئی سدرن گیس سے دی گئی۔

²⁵ جولائی تا دسمبر 2016ء کے دوران کھاد کی پیداوار میں 15 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 1.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔

